



## سوال

(413) مجددین کے بارے صحیح نقطہ نظر

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ عَلَى رَأْسِ كُلِّ نَابِتَةٍ عَامٍ مِّنْ يُضْلِحُ لِحْزِهِ الْأُمَّةَ أُمَّرَ دِينِهَا)

”اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے سرے پر (ایسا شخص) بھیجے گا جو اس امت کے دینی معاملات درست کرے گا“

اس کے متعلق میں کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔

(ا) اس حدیث کی سند اور صحیح متن کس طرح ہے؟ اور اس کا راوی کون ہے؟

(ب) اگر ممکن ہو تو ان نیک حضرات کا ذکر فرمادیں (کہ وہ کون کون ہیں؟)

(ج) ”دین کے معاملات درست کرنے“ کا کیا مطلب ہے۔ حالانکہ رسول اللہ a ہمیں روشن (واضح) راستہ پر چھوڑ گئے ہیں؟

(د) ان حضرات کا علم کس طرح ہو سکتا ہے؟

(ه) یہ بات کس طرح درست ہے کہ مجدد ہر بجزری صدی کے بارہویں سال کے شروع میں آتے ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(ا) اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی کتاب ”سنن“ میں سلیمان بن داؤد مروی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ”ہمیں عبداللہ بن دھب نے خبر دی انہوں نے کہا ”ہمیں سعید بن ابی الموب نے شراجمیل بن یزید معافری سے خبر دی انہوں نے ابو علقمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور میرے علم کے مطابق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:



(إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ عَلَىٰ رَأْسِ كُلِّ نَبَاتٍ عَامٍ مِّن يُّسْلِحُ لِهَٰذِهِ الْأُمَّةَ أَمْرًا وَيَخُفِّضُهُ)

”بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے سرے پر ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔“ 1

(1) سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۲۹۱ مستدرک حاکم ۴ ۵۳۲ بیہقی کی العرفۃ: ۵۲ خطیب کی تاریخ: ۲: ۶۱

(۲) یہ حدیث صحیح ہے اس کے سب راوی ثقہ (قابل اعتماد) ہیں۔

(۳-۴) ”دین کی تجدید“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ دین جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مکمل کر دیا ہے اور ان پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے اور اسے ان کے لئے بطور دین پسند فرمایا ہے جب اکثر لوگ اس دین کے راستے سے ہٹ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ایک یا زیادہ ایسے علماء اور مبلغین کو (دین کی خدمت کے لئے) کھڑا کر دے گا جنہیں دین کی پوری سمجھ حاصل ہوگی۔ وہ قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی کریں گے انہیں بدعتوں سے بچائیں گے اور دین میں لہجہ بدھونے والے نئے کاموں سے روکیں گے اور انہیں گمراہی سے ہٹا کر قرآن و سنت کی سیدھی راہ کی طرف لائیں گے۔ اسے امت کے لحاظ سے تجدید کہا گیا ہے دین کے لحاظ سے نہیں جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور مکمل فرمادیا ہے۔ کیونکہ تبدیلی کمزوری اور انحراف کا وقتاً فوقتاً ظہور امت میں ہوگا۔ اسلام محفوظ رہے گا کیونکہ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور اس کی وضاحت کرنے والی سنت نبوی کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَنَٰحْفَظُونَ ۙ ۹ ... الحجر

”یقیناً ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں“

(۵) حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اصلاح کرنے والے یہ حضرات بارہویں سال کے شروع میں آیا کریں گے۔ بلکہ وہ اللہ کے حکم اور حکمت کے مطابق ہر سو سال کے شروع میں یعنی ہجری صدے کے شروع میں آئیں گے۔ کیونکہ وقت کا جو حساب معروف ہے وہ یہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس طرح اس کی طرف سے بندوں پر رحمت قائم ہوتی ہے کہ تاکہ اس تبلیغ و وضاحت کے بعد ہو کوئی عذر پیش نہ کر سکیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ